سرکاری رپورٹ

چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس
مُنعقدہ دوشنبہ ۔ مورخہ ۲۳ر جُون سنہ ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ
۱	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ ۔	۳
۲	وقفۂ سوالات (نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات)۔	۴
۳	قلیل المہلت سوال اور اُس کا جواب ۔	۲۹
۴	رُخصت کی درخواستیں ۔	۳۲
۵	تحریک التواء (منجانب سردار نواب خان ترین) (خلافِ ضابطہ قرار دیدی گئی)	۳۲
۶	الحاج جام میر غلام قادر خان وزیر اعلیٰ بلوچستان کا ایوان سے خطاب ۔	۳۴
۷		

جلد ششم

شمارہ ہشتم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ سپیکر — مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ ڈپٹی اسپیکر — آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سکریٹری — مسٹر اختر حسین خان
۲۔ ڈپٹی سکریٹری — محمد حسن شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنھوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس آغا پری گل (وزیر)
۳۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان (اسپیکر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سکریٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (" ")
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (" " ")
۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر)
۸۔ آغا عبدالظاہر
۹۔ میر احمد خان زہری
۱۰۔ سردار احمد داہ کھیتران (وزیر)
۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۳۔ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۱۴۔ مسٹر بشیر مسیح پارلیمانی سکریٹری
۱۵۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۶۔ سید داد کریم
۱۷۔ سردار دینار خان کرد
۱۸۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۱۹۔ میر فتح علی عمرانی
۲۰۔ حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سکریٹری)
۲۱۔ سردار نثار علی (" ")
۲۲۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۳۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۴۔ میر ہمایوں خان مری (وزیر)

۲۵۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمانی سکرٹری)
۲۶۔ میر محمد علی رند
۲۷۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)
۲۸۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)
۲۹۔ میر محمد نصیر مینگل (وزیر)
۳۰۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۱۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۲۔ ملک محمد یوسف پیر علی زئی (وزیر)
۳۳۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سکرٹری)
۳۵ میر نور احمد خان مری (" ")
۳۶ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۷ پرنس یحییٰ جان
۳۸ سردار نواب خان ترین

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۲۳ / جون ۱۹۸۶ء بوقت صبح دس بجے
زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از ــــــــــ قاری افتخار احمد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ
کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

(صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ انھیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے / جو ان کے سامنے تلاوت آیات کرتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں / اور ان کو کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور حکمت و دانائی کی بات سکھاتے ہیں،
اور اس سے قبل تو یہ لوگ بالکل گمراہی میں مبتلا تھے۔
قرآن پاک کی آیات میں اسلامی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے اس سے ایک صالح اور اسلامی معاشرہ یقیناً وجود میں آتا ہے۔
(وما علینا الا البلاغ) پ ع (سورۃ آل عمران)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب تشریف نہیں لائے کوئی ممبران کی طرف سے سوال دریافت کریں

***۲۱۴ - میر نبی بخش خان کھوسہ:-** (کسی معزز ممبر نے دریافت کیا)

کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
کیا حکومت اندرون پٹ فیڈر (تحصیل چھتر) کے فوجداری و دیوانی مقدمات سب تحصیل چھتر کی بجائے سب تحصیل پٹ فیڈر بمقام ڈیرہ مراد جمالی میں چلانے کی تجویز پر غور کرے گی تاکہ عوام کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

نصیر آباد کیلئے نئے ڈویژن بنانے کے فیصلے پر عملدرآمد کے وقت ان تمام چیزوں کا خیال رکھا جائے گا جن سے عوام کو سہولت میسر آسکے۔

آغا عبدالظاہر:- جناب اسپیکر! شاید کھوسہ صاحب کو چھتر کی بجائے ڈیرہ مراد جمالی میں سہولت ہوگی اس لئے انھوں نے یہ سوال پوچھا ہوگا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی پارلیمانی سکریٹری:- جواب واضح ہے عوام کی سہولت اور مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا

***۲۱۵ - میر نبی بخش خان کھوسہ:-** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نصیرآباد میں ڈکیتی، قتل، چوری اور اغواء جیسی وارداتیں بڑھ گئی ہیں اور پولیس عملہ امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ہو چکا ہے۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ناکامی کی وجوہات کیا ہیں ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جہاں تک اس قسم کے معاملات کا تعلق ہے ان کے بہت سے پہلو ہیں اور حکومت اس کا جائزہ لے رہی ہے تاکہ ان تمام خفیہ اڈوں کی نشاندہی کی جا سکے۔ جہاں اس قسم کے عناصر پناہ لیتے ہیں اسے مؤثر بنانے کے لئے حکومت نے تمام سیکیورٹی فورسز کو متعین کیا ہے۔ تاکہ اس قسم کے عناصر سے نمٹا جا سکے۔ بلوچستان اور سندھ کی سرحدیں بالکل ملحق ہیں۔ اس لئے بلوچستان کے حالات سندھ اور سندھ کے حالات کا اثر بلوچستان پر پڑتا ہے۔ اس لئے سندھ اور بلوچستان نے محسوس کیا ہے کہ ان افراد سے نمٹنے کے لئے دونوں طرف سے سخت کارروائی ہونی چاہیئے جس سے یہ عناصر جو ان وارداتوں میں ملوث ہوتے ہیں اور وہ بھی جو ان کو پناہ دیتے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے تاکہ ان تمام عناصر کی حوصلہ شکنی ہو۔

پرنس یحییٰ جان: جناب اسپیکر ابھی دو تین دن پہلے ہمارے وزیر میر عبدالنبی جمالی کے چچا کو لوگ اغواء کر کے لے گئے۔ اتنے بڑے آدمیوں کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے تک لے جایا جاتا ہے۔ ہمارے پاس فورسز ہیں۔ ملیشیا ہے۔ پولیس ہے۔ آرمی ہے لیویز ہے بی آر پی ہے ہم تو صرف ایم پی اے صاحبان ہیں۔ ان کے پاس دیگر فورسز ہیں۔ اس کے باوجود یہ ہو رہا ہے۔

میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا۔ کہ اس کے لئے بھی ہمیں تسلی دینی چاہیئے۔ کہ وزیروں کے آدمی کو لے جایا جاتا ہے تو ہم غریب کیا کریں۔ ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جو واردات اس علاقے میں ہوئی ہے۔ ہماری حکومت نے اس کا فوراً نوٹس لیا ہے فوری قدم اٹھایا ہے۔ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ملزم پکڑے گئے اور یرغمالی کو بازیاب کرا لیا گیا۔ آئندہ ایسی کوئی واردات نہیں ہوگی۔

۲۱۶۔ میر نبی بخش خان کھوسہ۔

کیا وزیر اعلیٰ صاحب مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی تھی جس سے صوبائی حکومت سے سفارش کی گئی تھی کہ بلوچستان میں لیویز بی ایریا میں اور پولیس ٹاؤن اے ایریا میں کام کرے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس قرارداد پر عملدرآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

یہ درست ہے کہ یہ قرارداد ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو صوبائی اسمبلی میں منظور ہوئی تھی۔ "بی" ایریا کو "اے" ایریا میں تبدیل کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی منظوری لازم و ملزوم ہے، مزید برآں یہ معاملہ صوبائی کیبنٹ میٹنگ میں برائے مباحثہ و تصفیہ پیش کیا جائے گا۔ مزید چونکہ نصیر آباد کو ڈویژن بنانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ جس پر عملدرآمد کے دوران ان تمام چیزوں کا خیال رکھا جائے گا۔

۲۳۷۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یہ بتلائیں گے کہ۔

نفاذ مارشل لاء یعنی جولائی ۷۷ء تا اختتام مارشل لاء ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء اور جنوری

۱۹۸۵ء تا مئی ۱۹۸۶ء جمہوری دور کے عرصہ میں صوبہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں کس قدر قتل، ڈکیتی، اغوا اور چوریوں کے کیس درج ہوئے۔ ان میں کتنے کیسوں کے فیصلے کئے گئے۔ کتنے ملزم گرفتار کئے گئے اور کتنے ملزمان کو کتنی کتنی سزائیں دی گئیں۔ اور کتنے ملزمان اب تک گرفتار نہیں ہو سکے نیز کس قدر مسروقہ مال برآمد کر کے اصل مالکان کو دیا گیا ضلع وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

اندریں بارہ کمشنر صاحبان کو مطلوبہ معلومات فوری طور پر فراہم کرنے کو تحریر کیا گیا ہے لہٰذا جیسے ہی معلومات اکٹھی کی گئیں تو معزز ممبر کو مطلع کیا جائے گا۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی:- جناب والا! یہ جواب تو ٹھیک نہیں ہے اس سے نہ تو ہماری تسلی ہوتی ہے اور نہ عوام کی۔ یہ کوئی جواب تو نہ ہوا۔

وزیر اعلیٰ:- جیسا کہ میرے معزز رکن نے فرمایا میری بھی اس جواب سے تسلی نہیں ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے کل سوالات کے سلسلے میں کچھ مجبوری بتلائی تھی۔ وہ تمام ڈویژن، ضلع اور تحصیلوں کی سطح پر اس قسم کا ریکارڈ طلب کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے انکو یہ ہدایات کی ہیں اور تاکیداً کہا ہے کہ آج کے اس دور میں جہاں ٹیلیفون اور ٹیلیکس جیسی سہولتیں ہمیں میسر ہیں۔ کہ آپ سے جس قسم کا بھی سوال پوچھا جائے آپ اس کا مکمل جواب دیں۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اگر اسمبلی کا اجلاس ملتوی بھی ہو گیا تو ان کے سوال کا جواب دیا جائے گا۔ انہیں بھیج دیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر:- یہ چاکر صاحب اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی

سردار چاکر خان ڈومکی : جناب پوری تسلی نہیں ہوئی

مسٹر اسپیکر : میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب کو یقین دہانی کے بعد آپ کو تسلی ہو جانی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی میں حاکم صاحب سے گزارش کروں گا کہ جب بھی اسمبلی اجلاس میں سوالات پوچھے جائیں تو ان کا جواب اسمبلی کو مکمل اور بروقت ملنا چاہیئے تاکہ ایوان میں ممبران کو بروقت جواب مل سکے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کیلئے ضروری بھی ہوتا ہے

سردار چاکر خان ڈومکی :- جناب والا ! جیسا کہ گذشتہ اجلاس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ حجاج کرام کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی جائے گی۔ اس کا جواب ابھی ایوان کی میز پر نہیں ہے

مسٹر اسپیکر :- آپ کے سوال کا جواب ناموں کی فہرست وقفہ سوالات کے بعد آئے گا۔ اب آپ اپنا اگلا سوال دریافت کریں ۔

*** ۲۳۷ ۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی :-**

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور لیویز نے بعض موقعوں پر ملزموں کو گرفتار کرنے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ؛

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بی ایریا میں پولیس کے بجائے لیویز فورس کو منظم کرنے کی طرف توجہ دے گی ۔ نیز سال رواں کے دوران کتنے سے لیویز تھانے قائم کئے جا رہے ہیں ۔ تفصیلات سے آگاہ کریں ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری) : اس سوال کا جواب سوال نمبر ۲۱۶ کے

کے جواب میں دیا گیا ہے۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی: جناب والا! صوبائی کابینہ کا اجلاس کب ہوگا اور اس پر کب تک فیصلہ ہوگا۔ کوئی میعاد ہونی چاہیے۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! کابینہ کا اجلاس ہر مہینہ میں ایک مرتبہ ہوتا ہے جونہی اگلے ماہ کابینہ کی میٹنگ ہوئی اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

***۲۴۶۔ مسٹر نصیر احمد باچا:**

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے دورہ چمن کے دوران چمن شہر میں ایک نیا جیل خانہ بنانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ جبکہ موجودہ جیل کی حالت قیدیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے خراب ہوتی جا رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو حکومت چمن شہر میں کب تک نیا جیل خانہ بنائے گی؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

۸۷-۱۹۸۶ء اے۔ ڈی۔ پی (A - D - P) میں ہر ایم، پی۔ اے (M - P - A) کے لیے رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی رقم آبادی اور ضلع کی مناسبت سے رکھی گئی ہے اگر معزز رکن چاہیں تو اپنے علاقے کی سکیموں میں یہ سکیم بھی شامل کر سکتا ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا: (ضمنی سوال) جناب والا! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے دورہ چمن کے دوران چمن شہر میں ایک نیا جیل خانہ بنانے کا وعدہ

فرمایا تھا۔ وعدہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ ہر ایم پی اے کو اسی لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور معزز رکن اپنے علاقے کی اسکیموں میں یہ اسکیم بھی شامل کر سکتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ اسی لاکھ میں ہم بنا سکتے ہیں۔ لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کے وعدہ کا کیا ہوا؟

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! یہاں پر بار بار وعدے اس لئے کئے جاتے ہیں کہ لوگوں کو وعدہ پر یقین نہیں آتا ہے۔ اگر وعدہ ایفا بھی ہو جاتا ہے تو بھول جاتے ہیں۔ اور جناب والا وعدے ایفا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وعدہ ایفا کے بھی قابل نہیں ہوتا۔ لیکن میں اپنے مخلص بھائی کو یقین دلانا چاہتا ہوں ہم اپنے تمام وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پورا کریں گے۔

جناب والا! یہاں پر تخریب کاروں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس ملک کے اس خطہ کی بدقسمتی یہی ہے کہ اب تخریب کاری پیشہ ورانہ بات ہو گئی ہے میں اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ہوں اور اگر میں اس کی تفصیل میں جاؤں تو اس کے لئے مجھے پورا دن چاہیئے جناب والا جب لوگ تخریب کاری یا بم بلاسٹ کی بات سنتے ہیں تو ان کے حسین چہروں پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔ معصوم جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ لوگ قتل ہوتے ہیں نہ جانے ایسا کیوں ہوتا ہے۔ جناب والا! ان سے ان کا مقصد پورا ہوتا ہے تو ان کے حسین چہروں پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کے چہروں پر مسکراہٹ نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی آنکھوں سے آنسو آنے چاہئیں۔ تاکہ عوام کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ اس قسم کی تخریب کاری سے کم از کم بلوچستان کے عوام نفرت کرتے ہیں۔ یہاں پر جتنے ممبران بیٹھے ہیں ان میں کوئی تمیز نہیں ہے ہم سب بلوچستانی ہیں۔ جب بلوچستان میں کوئی ایسی بات ہو گی۔ تو اگر آپ کے زیادہ آنسو نہیں بہہ سکتے ہیں تو کم از کم چند قطرے ہی بہا لیجئے۔ (تالیاں)

مسٹر نصیر احمد باچا:- جناب والا میں نے سوال جیل بنانے کے بارے میں کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے جواب تخریب کاروں کے متعلق دیا۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ کا اگلا سوال تخریب کاروں کے متعلق ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان امن کا گہوارہ بنے کہ یہاں پر جیلوں کی ضرورت ہی نہ ہو۔ لیکن اگر جیل کی ضرورت ہے تو جیل بھی بنائی جائے گی

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ جناب والا! جیل کی نہیں ضرورت ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! اگر جیل کی ضرورت ہے تو ضرور بنائی جائے گی۔

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ جناب والا! بہت بہت مہربانی۔

***۲۴۸۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔**

کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن شہر آئے دن افغان تخریب کاروں کا نشانہ بنا ہوا ہے اور وہاں کے تخریب کار یہاں آکر تخریب کاری کرتے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے عوام کے جان و مال کی حفاظت کی خاطر ملیشیا کو جوابی کارروائی کے لئے کوئی احکامات جاری کئے ہوتے ہیں یا نہیں، اگر نہیں، تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

(الف) جی ہاں! پچھلے دنوں افغان تخریب کاروں نے کئی دفعہ چمن شہر پر فائرنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں جانی اور مالی نقصان ہوا۔

(ب) بلوچستان فرنٹیئر کور ایسے واقعات کو روکنے کے لئے فوراً جوابی کارروائی کرتی ہے جس کے نتیجہ میں انھیں ہدایات دی گئی ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے ملیشیا کی مدد سے متعدد تخریب کاروں کو گرفتار کیا ہے جن کے خلاف قانونی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا:- (ضمنی سوال) جناب والا! ہمارے بلوچستان کی فرنٹیئر کور سمگلروں کو تو گرفتار کرتی ہے۔ لیکن تخریب کاروں کے لئے بھی اقدامات کئے جاتے ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جناب والا! یہ بہت اچھا سوال ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ فرض آپ کا بھی ہے آپ وہاں کے ایم پی۔ اے ہیں۔ آپ وہاں کے ذمہ دار شخص ہیں۔ جب وہاں پر تخریب کاری کی واردات ہو۔ فرنٹیئر کور سے مل کر ایسے اقدامات اٹھائیں کہ پھر ان کا قلع قمع ہو جائے یہ بھی آپ کے فرض میں شمار کیا جاتا ہے۔

پرنس یحییٰ جان:- (ضمنی سوال) جناب والا! یہ تخریب کاروں کا سوال نہیں ہے جب افغانستان روس کی حمایت سے بمباری کرتا ہے تو اس وقت آپ کی فوجیں اور ملیشیا کہاں ہوتی ہیں؟ ہم تو ایم پی اے ہیں مگر ہم تو ان کے سامنے بکرے بننے کے لئے نہیں جائیں گے وہ ہوائی جہاز کے ذریعے بمباری کر رہے ہیں۔ سب کچھ کر رہے ہیں۔ بلوچستان کا علاقہ ہے وہاں پر چاہے پٹھان ہیں بلوچ ہیں پنجابی ہیں یہ علاقہ تو ہمارا ہے۔ چاہے کوئی بھی ہو آپ کا فرض بنتا ہے آپ اس کا تدارک کریں۔ ورنہ دوسری جگہوں پر بھی بدامنی پھیل رہی ہے۔ دیگر صوبوں کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک بلوچستان کا سوال ہے یہ ہم سب کا فرض بنتا ہے اگر وہ ہوائی جہاز سے آتے ہیں تو ہم اس کا بزدلی سے کیا جواب دے سکتے ہیں اسی لئے لوگوں میں سخت بے چینی ہے۔ اور جام صاحب کی حکومت سب کچھ اپنی طرف سے کر رہی ہے لیکن پھر بھی کچھ زیادہ اور موثر اقدامات کریں تاکہ عوام کو تسلی ہو۔ بھائی ہمارے اور آپ کے پیچھے بہت

سارے لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی جتنے دن باقی ہیں آرام سے تو گزاریں۔ شکریہ

وزیر اعلیٰ۔

یہ بڑی اچھی بات ہے میں ایوان کو اور معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام پاکستان کی فوج اور پاکستان کے لوگ جو سرحد پر ہیں اور سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ غافل نہیں ہیں اور یہ بھی ہماری کمزوری پر محمول نہ کیا جائے وقت نے اگر اجازت دی تو ہوائی جہاز کا جواب ہوائی جہاز سے دیا جائیگا۔ اور جیسے ابھی میری محترمہ بہن نے کہا سپینا کا جواب سپینا سے دیا جائے گا تو اگر سپینا میں بھی جرأت پیدا ہو جائے تو وہ بوٹنگ کا کام دیتا ہے لیکن اگر بوٹنگ میں طاقت نہیں ہے تو کیسے ہوگا۔ جب ملک میں گڑبڑ کی بات ہوتی ہے۔ تو ان کے چہروں پر مسکراہٹ آجاتی ہے بات یہ ہے کہ کوئی اپنے ملک کو اپنا نہیں سمجھتا ہے (تالیاں) ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ نہ جانے یہ ملک کس کا ہے۔

جناب والا دوسری چیز یہ ہے کہ جو سمگلنگ ہے یہ تخریب کاری سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ تخریب کار جو ہوتا ہے وہ تو چند آدمیوں کا نقصان کرتا ہے لیکن سمگلنگ پورے ملک کا خاتمہ کرتی ہے تو جناب والا اس علاقے میں ہتھیاروں کا بھی کاروبار ہوتا ہے ہتھیار چھپا کر یہاں لائے جاتے ہیں۔

آپکو اس موجودہ حکومت کو اور افواج پاکستان کو داد تحسین دینی چاہیئے کہ آپ کے ملیشیا کے لوگ ہیں وہ اپنی کارروائی احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

پرنس یحییٰ جان:- جناب والا! یہاں تو سمگلنگ ہے اور یہاں برگنی مارکیٹ کھلی ہوئی ہیں۔ پنجاب کے لوگ جہیز کے لیئے یہاں سے سامان لے جاتے ہیں۔ کپڑا لے جاتے ہیں۔ آپ سمگلنگ کے لیئے باقاعدہ کمیٹی قائم کریں اور ان کو اچھی طرح دیکھیں بھی سہی کہ پتہ چلے کہ اس ملک کو کوئی کون اچھا نہیں سمجھتا ہے اور کیوں نہیں سمجھتا ہے۔ آپ تو

چالیس ارکان ایک مسلم لیگ کے بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس کے لئے عملی اقدام کریں ورنہ آپ کے بعد یہ کون کرے گا۔ اور آپ کو کون تحفظ دے گا؟

وزیر اعلیٰ:- یہ کرسی کسی کی میراث نہیں ہے یہ آنی جانی چیز ہے لیکن جب ہم کوئی اقدام کریں گے تو لوگ چیخ پڑیں گے۔ لہٰذا میں اس چیخ کو بلوچستان میں پھیلانا نہیں چاہتا ہوں۔ اور اگر میں نے یہ قدم اٹھایا تو بہت سے لوگ چیخ پڑیں گے۔ تو میں اس چیخ سے بچنے کے لئے یہ اقدام کر رہا ہوں جس سے امن وسلامتی سے کام ہو اور ہمارا مقصد بھی پورا ہو جائے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! حال ہی میں ہمارے نور محمد جمالی صاحب اغوا ہو گئے تھے اور بعد میں بلوچستان کی انتظامیہ کی جدوجہد سے برآمد بھی ہوئے ہیں اس کے لئے ہم جام صاحب کی انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک کسی بڑے ٹرائیب سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر کوئی غریب بھی اغوا ہو جائے تو ہم امید کرتے ہیں کہ جس جدوجہد سے نور محمد جمالی صاحب کو برآمد کرا لیا گیا۔ اسی طریقے سے اگر کسی غریب آدمی کا اغوا ہوتا ہے تو اس کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔ بہرحال ہمیں کچھ تسلی ہوتی ہے کہ ہماری حکومت اس سلسلے میں قدم اٹھا رہی ہے۔

مسٹر اسپیکر:- جام صاحب آپ کی حکومت کی تعریف ہو رہی ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری) ابھی تو ہمیں ان کے تعاون کی ضرورت ہے

*** ۱۸۹۔ مسٹر ارجن داس بگٹی:**

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یہ بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ بگٹی ایجنسی کا قیام جولائی ۱۹۸۳ء میں عمل آیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوزائیدہ ضلع کی صورت میں وہاں پر متعدد محکموں کے ضلعی آفیسران ضلعی سطح پر تقرر نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈیرہ بگٹی ایجنسی میں ضلعی سطح پر دفاتر بالخصوص محکمہ بی۔ اینڈ آر۔ محکمہ اریگیشن۔ محکمہ حیوانات، محکمہ رجسٹریشن محکمہ جنگلات اور محکمہ زراعت میں ضلعی آفیسران کی تقرریاں کریگی؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

(الف) درست ہے۔

(ب) و (ج) محکمہ حیوانات بلوچستان یکم جولائی ۱۹۸۶ء سے ڈیرہ بگٹی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے دفتر کا قیام کر رہا ہے اس ضمن میں تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

ب ا۔ ڈیرہ بگٹی ایجنسی میں جہاں تک محکمہ زرعی انجنیئرنگ کا تعلق ہے۔ ضلعی سطح کے آفیسر کا کافی عرصے سے تعین ہو چکا ہے اور کام کر رہا ہے۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ محکمہ ایگریکلچر انجنیئرنگ کی ضلعی آفیسران کی تقرری کی ہے یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کا اس نوزائیدہ ضلع میں ضلعی سطح پر کوئی آفیسر متعین نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے علیحدہ آفیسر کی منظوری موجود نہیں ہے۔ فی الحال اس ضلع میں جنگلات سے متعلق امور مہتمم جنگلات کوہلو کے ذمہ ہیں۔ جہاں تک محکمہ آبپاشی و برقیات کا تعلق ہے۔ ضلعی سطح کے آفیسر کی تعیناتی ابھی تک نہیں ہوئی۔ ضلع ڈیرہ بگٹی میں مہتمم انہار کا دفتر سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں کھولا جائے گا۔ محکمہ رجسٹریشن بلوچستان یکم جولائی ۱۹۸۶ء سے ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس کھول رہا ہے۔ محکمہ تعمیرات جلد ہی ڈیرہ بگٹی میں ضلعی افسران کی تقرریاں کردے گا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- (ضمنی سوال) جناب والا! جواب کے جزو (ب) میں

درج ہے کہ ڈیرہ بگٹی میں جہاں تک محکمہ انجینئرنگ کا تعلق ہے ضلعی سطح کے آفیسر کافی عرصے سے تعین ہو چکا ہے اور کام کر رہا ہے لیکن وہاں پر کوئی نہیں ہے۔ باقاعدہ ایک ماہ سے کام سرانجام نہیں دیا جا رہا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

میرے دوست نے جو ضمنی سوال کیا ہے یہ تو حکومت کا کام نہیں ہے۔ حکومت کے پاس کوئی اللہ دین کا چراغ تو نہیں ہے یہ تو ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اگر آپ چاہیں کہ سب کچھ ایک دن میں ہو جائے۔ ایک دن میں تو سب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک دن میں نہیں بنایا۔ کئی لوگ امیر ہوتے ہیں کئی غریب ہوتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:- آپ یہ سوال کا جواب تو نہیں دے رہے ہیں۔ وہ سوال کر رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی زراعت کا افسر اپنی خدمات ایک ماہ سے سرانجام نہیں دے رہا ہے ارباب صاحب اس کے متعلق بہتر بتا سکیں گے۔

ارباب محمد نواز کاسی (وزیر زراعت)

جناب والا! وہاں پر جو دفتر ہے وہاں افسر تعینات کر دیا جائے گا اور وہ کام شروع کر دیگا

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ترقیاتی کاموں کے لئے ڈیرہ بگٹی میں کام کیا جائے گا۔ اور آفیسران کی تقرریاں کی جائیں گی میرے علم میں ہے ابھی تک تو وہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ:- اگر ارجن داس صاحب ان ترقیاتی کاموں کا ذمہ لیں تو میں یہ ان کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔

ارجن داس بگٹی:۔ مجھے وزیر اعلیٰ صاحب کی اس بات کا احساس ہے جیسا کہ وہ اپنی ہر میٹنگ میں کہتے آئے ہیں کہ یہاں پر اقلیت اور اکثریت میں کوئی فرق نہیں ہے تو شاید وہ مجھے اس وقت ایک اقلیتی ممبر سمجھ کر کچھ کہہ رہے ہیں
جناب والا! میرے مدنظر تو پورے بلوچستان کی ترقی ہے۔

٭۲۵۷۔ مسٹر ارجن داس بگٹی:۔

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان کے چند آفیسرں کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی مدت ملازمت میں تین چار دفعہ توسیع کی گئی ہے۔ جبکہ بعض آفیسرں کی استدعا پر ان کی مدت ملازمت میں توسیع نہیں کی گئی۔

(ب) مدت ملازمت میں توسیع کے قواعد وضوابط کیا ہیں۔ قواعد کی نقل فراہم کی جائے نیز سال ۷۷ ۱۹ء سے اب تک کن کن آفیسرں کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی۔ فہرست مہیا کی جائے

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس ضمن میں وضاحت کرے گی کہ مدت ملازمت میں توسیع میں امتیازی رعایت کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ جناب اسپیکر! اس سے قبل کہ معزز پارلیمانی سکریٹری جواب پڑھیں۔ میں گذارش کروں گا کہ ایوان کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ براہ مہربانی جواب تفصیل سے پڑھ کر سنائیں۔ کیونکہ اس معزز ایوان میں کوئی اردو جانتا ہے کوئی نہیں جانتا۔

مسٹر اسپیکر:۔ وضاحت سے پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر آپ کو کوئی ضمنی سوال کرنا ہے۔ تو ضرور کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جناب والا! اگر شوق ہے تو سنیں۔

مسٹر اسپیکر:-

نام پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

(الف) کسی بھی محکمے کے افسر کو تین چار دفعہ ملازمت میں توسیع نہیں دی گئی ماسوائے گورنر سیکرٹریٹ کے دو آدمیوں کے جن کو سابقہ گورنر بلوچستان کی سفارش پر توسیع دی گئی۔

(ب) مدت ملازمت میں توسیع عمومی طور پر پابندی ہے اور صرف ان افسران کو دوبارہ ملازمت میں پنشن کے بعد لگایا جاتا ہے جن کی جگہ کوئی متبادل افسر دستیاب نہ ہو اور وہ ایماندار صحت مند، مستعد اور محنتی ہوں۔

(ج) حکومت کسی کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھتی۔ ماسوائے ان افسروں کے جن کے متبادل دستیاب نہ ہوں۔ اور وہ دیانت دار قابل اور محنتی ہوں۔ ڈپٹی سیکرٹری گورنر ہاؤس اور سب انسپکٹر گورنر ہاؤس کو سابقہ گورنر بلوچستان کی سفارس پر مدت ملازمت میں توسیع دی گئی۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ ریٹائرمنٹ	مدت توسیع
۱	دین محمد خان یاسین زئی	سیکشن آفیسر	۱-۴-۷۵ (۵۸ سال پر)	۲ سال ۱۰ ماہ
۲	رحمت اللہ خان	ایضاً	۲۴-۵-۷۵ (۵۸ سال پر)	۲ سال
۳	پروفیسر سعید احمد رفیق	پروفیسر	۲۰-۲-۷۶ (۵۸ سال پر)	۱ سال
۴	عبدالواحد	اکاؤنٹ کلرک	۱-۲-۷۶ (۵۸ سال پر)	۱ سال
۵	عبدالوحید	ریٹائرڈ ڈی ایس پی	۳۰-۲-۷۶ (۵۸ سال پر)	۲ سال

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ ریٹائرمنٹ	مدت توسیع
۶	عبدالحمید جوہیا	ڈپٹی سیکرٹری	۸/۷۹ ۱ (۵۸ سال پر)	۷ سال
۷	راجہ ضابط حسین	ڈی ایس پی	۱۲/۷۵ ۳۱ (۵۸ سال پر)	۲ سال
۸	حاجی محمد عظیم لہڑی	سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس کوئٹہ	۱۱/۷۸ ۴ (۵۸ سال پر)	۲ سال
۹	سید غلام قاسم شاہ	سپرنٹنڈنٹ بی او آر	۲/۷۹ ۴ (۵۸ سال پر)	۲ سال
۱۰	محمد حسین	محاسب کوہلو تحصیل	۱۱/۷۸ ۵ (۵۸ سال پر)	۲½ سال
۱۱	غلام باری خان	اکاؤنٹنٹ بی او آر	۸/۷۵ ۳۱ (۵۸ سال پر)	۱ سال ۴ ماہ
۱۲	محمد امین	ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ	۱۱/۷۷ ۱۰ (۵۸ سال پر)	۲ سال
۱۳	محمد الحسن	ریٹائرڈ اسسٹنٹ	—	۲ سال
۱۴	محمد اعظم	پی ٹی آئی محکمہ تعلیم	—	۲ سال
۱۵	محمد عثمان	— ایضاً —	—	۲ سال
۱۶	میجر (ریٹائرڈ) مقبول احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر ایم۔ ایم ڈی سی	—	۲ سال
۱۷	صاحب داد	ریٹائرڈ اسسٹنٹ فوڈ	۱/۷۹ ۳۰	ایک سال
۱۸	میرداد	نائب قاصد سی اینڈ ڈبلیو	۱/۸۷ ۵	سات ماہ
۱۹	اسرار علی زیدی	اکاؤنٹس آفیسر سی اینڈ ڈبلیو	۸/۷۸ ۳۱	۳ سال
۲۰	علی محمد خجک	لینڈ ریفارمز آفیسر III جھٹ پٹ	۲/۷۹ ۱۰	ایک سال
۲۱	مولوی عبدالحلیم	ممبر مجلس شوریٰ	—	۳ سال
۲۲	نیاز علی	سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس سبی	۵/۷۹ ۱۵	ایک سال
۲۳	ڈاکٹر محمد اکبر خان	وٹرنری اسسٹنٹ سرجن لائیوسٹاک	—	۳ سال
۲۴	عبدالرحمٰن	مالی گورنر ہاؤس سبی	۶/۷۹ ۱۳	۷ ماہ
۲۵	نیک محمد	مالی گورنر ہاؤس کوئٹہ	۶/۷۹ ۳۰	۸ ماہ
۲۶	محمد شریف	اسسٹنٹ انجینئر لوکل گورنمنٹ	۱۲/۷۸ ۵	۹½ ماہ
۲۷	عبدالکریم بانیزئی	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	۶/۷۹ ۵	ایک سال

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ ریٹائرمنٹ	مدت توسیع
۲۸	اقبال علی زیدی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	۲ ۱۰/۸۰	ایک سال
۲۹	نور محمد	صدر قانونگو لورالائی ڈسٹرکٹ	۱۶ ۷/۸۰	ایک سال
۳۰	واحد بخش	صدر قانونگو، کوئٹہ	۶ ۹/۸۰	ایک سال
۳۱	بادل خان	ڈرائیور انڈسٹریز	۱ ۸/۸۰	ایک سال
۳۲	محمد خان بلوچ	ایگریکلچر آفیسر لائیوسٹاک	۶ ۳/۸۰	ایک سال
۳۳	مہر الٰہی	ایس پی۔ ٹیلی کمیونیکیشن	—	ایک سال
۳۴	محمد ابراہیم	سیکیورٹی آفیسر گورنر ہاؤس	۲۳ ۱/۸۱	چھ سال (تا حال)
۳۵	محمد اقبال خان	ڈسٹرکٹ اتھارٹی، لاڈ بپارٹمنٹ	—	ایک سال
۳۶	سرور حسین ایوبی	جے اے ٹی	۲ ۲/۸۲	دو سال
۳۷	ایس۔ ایم خان چشتی	ڈائریکٹر زکوٰۃ	۲ ۶/۸۲	دو سال
۳۸	مسز ضمیر بیگم	سپرنٹنڈنٹ گرلز کالج کوئٹہ	۳۰ ۶/۸۲	ایک سال
۳۹	خدا سیداد خان	جوائنٹ سیکرٹری ہوم	۳۱ ۸/۸۲	دو سال
۴۰	نصیر احمد درانی	— ایضاً —	۱ ۱/۸۳	دو سال
۴۱	محمد داؤد	قانونگو تحصیل ڈھاڈر	۱ ۲/۷۹	سات ماہ
۴۲	انصار الحق	رجسٹرار ہائیکورٹ بلوچستان	۶ ۱/۸۳	ایک سال
۴۳	کے۔ ایم شمس	کنزرویٹر آف فارسٹ	۸ ۱/۸۲	دو سال
۴۴	محمد اکرم جان	ایڈیشنل کمشنر افغان ریفیوجی	۸ ۹/۸۲	ایک سال
۴۵	محمد ملک سردار	صدر قانونگو نصیر آباد	۱ ۱۲/۸۲	دو سال
۴۶	غلام رسول	ڈپٹی چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ	۱۳ ۶/۸۳	تین سال
۴۷	شجاع النور	ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن	۱۵ ۴/۸۳	ایک سال
۴۸	سید مرید حسین شاہ	سیکرٹری پی۔ ایل جی بورڈ	۲۱ ۶/۸۳	ایک سال

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ ریٹائرمنٹ	مدت توسیع
۴۹	مس حبیبہ ظہور	پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایلیمنٹری ایجوکیشن۔پشین	۲۹ ۱۲/۸۲	دو سال
			نوٹ:۔ گورنر نے منظور نہیں کیا	
۵۰	محمد اقبال کیانی	سپرنٹنڈنٹ بلوچستان سیکرٹریٹ	۱ ۴/۸۲	دو سال
			(۲۵ سال پر ریٹائرمنٹ لی)	
۵۱	نذر محمد	باورچی، ہیڈ کوارٹر ایم۔ایل۔اے	۱ ۱/۷۴	چار سال
			(۱ ۷/۸۲ سے)	
۵۲	نذر محمد	باورچی۔ہیڈ کوارٹر۔ایم۔ایل۔اے	۱۲ ۱/۷۹	چھ سال
۵۳	ڈاکٹر عبدالحمید صابر	سیکرٹری لائیو اسٹاک	۱۶ ۸/۸۳	دو سال
۵۴	مولوی بشیر احمد	ممبر مجلس شوریٰ	۱۶ ۱۰/۸۳	ایک سال
۵۵	عبدالکریم	انسپکٹر بلوچستان پولیس	۵ ۱۱/۸۳	ایک سال
۵۶	سید مشتاق حسین شاہ	ایس۔پی۔ مکران	۱۴ ۱۱/۸۳	ایک سال
۵۷	ناصر حسین	پی۔ٹی۔آئی	۱ ۴/۸۳ (۵۵ سال پر)	دو سال
۵۸	سید دیوان علی شاہ	ـــــ ″ ـــــ	۱۱ ۱۴/۸۳	دو سال
۵۹	امیر کابل	ـــــ ″ ـــــ	۳ ۲/۸۴	دو سال
۶۰	عبدالباقی	سپرنٹنڈنٹ بورڈ آف ریونیو	۲۷ ۵/۸۴	دو سال
۶۱	انور حسین رانا	ڈپٹی سیکرٹری فنانس	۱ ۱۲/۸۴	ایک سال ۷ ماہ
۶۲	جعفر خان	ڈرائیور ایس اینڈ جی اے ڈی	۳۰ ۶/۸۴	تین سال
۶۳	اللہ بخش	صدر قانونگو کوہلو ایجنسی	۱۸ ۲/۸۵	ایک سال
۶۴	قاضی اللہ بخش	اکاؤنٹس آفیسر (اے۔آر۔سی)	۱ ۱/۸۳	تین سال (تا حال)
۶۵	اللہ بخش	ہیڈ کانسٹیبل پولیس بلوچستان	۳ ۷/۸۲	۲ سال ۵ ماہ
۶۶	چوہدری محمد یوسف	چیف انسپکٹر بوائلر	۵ ۹/۸۵	چھ سال
۶۷	محمد عمر	سیکرٹری فوڈ بلوچستان	۲ ۵/۸۵	[illegible] سال

مسٹر ارجن داس بگٹی:- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میں نے اپنے سوال کے جزو ب میں دریافت کیا تھا کہ مدت ملازمت میں توسیع کے قواعد وضوابط کیا ہیں۔ قواعد کی نقل فراہم کی جائے نیز سال ۷۷ و ار سے ابتک کن کن آفیسران کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی فہرست مہیا کی جائے۔ جناب والا! توسیع کس بنیاد پر ہوئی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جناب والا! یہ تو اس آدمی سے پوچھیں یا اس حکومت سے پوچھیں جس نے ان کو پروموشن دی۔

مسٹر اسپیکر:- نوشیروانی صاحب تشریف رکھیں۔ جام صاحب اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

وزیراعلیٰ:- جناب والا! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے سامنے سب تفصیل موجود ہے۔ حتیٰ کہ سن بھی دیا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے اس وقت ہماری کابینہ موجود نہیں تھی ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو کیوں توسیع دی گئی اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں آتی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! سیریل نمبر ۲۲ پہ ملاحظہ فرمائیں ان کی توسیع ملازمت کی خاص وجہ کیا ہے۔ براہِ مہربانی بتلائیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ لوگ محنتی اور دیانتدار ہیں وہ بھی یقیناً اس قابل ہیں کہ ان کی مدت ملازمت میں توسیع دی جائے۔ مثلاً نوشیروان خان مینگل اور ملک قائم خان کاکڑ۔ کیا ان کو توسیع دی جائے گی؟ جناب والا! چیف سیکریٹری بلوچستان بھی کچھ عرصہ بعد ریٹائر ہونے والے ہیں وہ بھی ایک دیانتدار اور ذہین افسر ہیں کیا ان کو سروس میں ایکسٹینشن دی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر:- اس کے لئے آپ نیا نوٹس دیں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے جواب تو دیدیا ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! عام طور پر پالیسی ہے کہ جب ملازمین کی مدت ملازمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ خود بخود ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر حکومت یہ سمجھے کہ اس کی ضرورت ہے تو جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ اسے دوبارہ کنٹریکٹ پر رکھا جائے تو اس کی مدت ملازمت میں توسیع ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے آدمی کو دوبارہ ملازمت میں رکھا جاتا ہے

مسٹر اسپیکر:۔ سیریل نمبر ۴۳ پر مسٹر کے ایم شمس کنزرویٹر فارسٹ ہیں کہا جاتا ہے ان کو پانچ چھ مرتبہ ایکسٹینشن ملی ہے کیا یہ درست ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! یہ محض لوگوں کی باتیں ہیں (انگریزی میں) تاہم میں اس کا نوٹس لوں گا۔ اور متعلقہ وزارت سے اس کی تحقیقات کراؤں گا۔

پرنس یحییٰ جان:۔ جناب اسپیکر! جہاں تک ایمانداری کا سوال ہے میں نے پچھلے سال بھی جام صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہمارے صوبے میں کرپشن اتنی بڑھ گئی ہے کہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے جہاں تک توسیع ملازمت کا سوال ہے تو xxx x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x x

مسٹر اسپیکر:۔ یہ قواعد بھی آپ ہی نے بنائے ہیں

پرنس یحییٰ جان:۔ آپ بھی مسلم لیگی بن گئے ہیں آپ نے اور میں نے یہ قواعد نہیں بنائے ہیں۔ مارشل لاء کے ڈنڈے نے بنائے ہیں۔

---

x x x x x x x x x x x x x x x x x x x بحکم اسپیکر حذف کیا گیا

پرنس یحییٰ جان:- آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا تھی۔ کہ یہاں بہت سے افسر باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے بلوچستان کے لوگ بھی ہیں جو بیروزگار ہیں ابھی ہمارے کمشنر وغیرہ ہیں کئی سندھ سے آئے ہیں۔ کئی پنجاب سے آئے ہیں۔ جام صاحب اس چیز کو بھی خصوصی طور پر مدنظر رکھیں۔ یہاں ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو موقع دیا جائے اور وہ اس علاقے کی ضرورت کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اور یہاں جہلم کا آدمی کیا سمجھے گا کہ پشین میں کیا ہو رہا ہے اگر پشین کا آدمی ہو تو وہ بلوچستان کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتا ہے۔ باہر سے افسر آئیں اور آج تو بات کرنے کا آخری دن ہے۔ پھر چھٹی ہو جائے گی۔

مسٹر اسپیکر:- آپ اس کے لئے نیا سوال کریں۔

٭۲۱۲۔ میر نبی بخش خان کھوسہ۔

کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وفاقی کابینہ، صوبہ سرحد، صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کی سابقہ کابینہ کو برخاست کر کے آئین کے مطابق نئی تشکیل شدہ کابینہ سے حلف وفاداری لیا گیا۔ جب کہ صوبہ بلوچستان میں سابقہ کابینہ ہی بدستور کام کر رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو بلوچستان میں کابینہ کو برخاست نہ کرنے اور آئینی تقاضوں کو پورا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- آئین کی کسی قسم کی خلاف ورزی نہیں کی گئی جونکہ دیگر صوبوں کے تمام اراکین کابینہ نے رضاکارانہ استعفےٰ دیا تھا۔ اور جب دوبارہ کابینہ تشکیل دی گئی تو وزراء نے حلف اٹھایا۔

٭۲۱۳۔ میر نبی بخش خان کھوسہ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تمام وزرا نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے دوران سال ۸۶ - ۱۹۸۵ گریڈ ۵ تا ۲۲ تک کے عملہ کی ترقیوں، تنزلی اور تبادلے کے احکامات جاری اور منسوخ کئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے نیز کیا انتظامی عملہ کے بار بار اور بے وقت تبادلوں اور منسوخیوں سے انتظامی اداروں کی کارروائی میں مشکلات پیدا نہیں ہو رہی ہیں اور اس طرح عملہ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے انجام نہیں دے پاتا۔

وزیراعلیٰ۔

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ انتظامیہ کی صوابدید پر منحصر ہے۔

(ب) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے اس لئے مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

* ۲۴۷۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن پاکستان کا آخری سرحدی شہر ہے اور پاکستان ریلوے کا بھی آخری اسٹیشن ہے اور اس سرحدی شہر تک محکمہ ریلوے اب تک ۱۹۲۵ء کے پرانے انجن چلا رہا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس اہم شاہراہ پر جدید ڈیزل انجن چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

(الف) یہ درست ہے کہ چمن پاکستان کے آخری سرحدی اسٹیشنوں میں سے ایک ہے

(ب) اس اہم شاہراہ پر حکومت پاکستان جدید ڈیزل انجن چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اور

اس سلسلے میں ہیڈکوارٹر آفس لاہور میں تجویز زیر غور ہے۔

وزیراعلیٰ:- جناب والا! اس سلسلہ میں اپنے معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی وہ مجھ سے سوال پوچھیں گے میں اس کا جواب دوں گا۔ اور انشاء اللہ میں ان کی تسلی کروں گا۔

نصیر احمد باچا:- جناب والا! عبدالکریم نوشیروانی تین مرتبہ اس سوال ہی رکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حاکم صاحب جواب دیتے تو بہتر ہوتا۔

وزیراعلیٰ:- جناب والا! اب اس سوال میں مزید کوئی بات وضاحت طلب نہیں ہے مگر پھر بھی میں یہ کہوں گا کہ ان کے سوال کرنے کی جو تمنا تھی اور جو مقصد ہے ان کی اس تمنا اور خواہش کو ہم پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ جس کی ضرورت ہے ہم سے پورا کریں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا:- جناب والا! شکریہ میں وزیراعلیٰ صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔ لیکن نوشیروانی صاحب کے جواب سے نہیں

٭۲۵۲ مسٹر نصیر احمد باچا

کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ
سپیشل فنڈ برائے وزیراعلیٰ کی رقم کس کس ضلع کو فراہم کی گئی ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

مسٹر نصیر احمد باچا- جناب اسپیکر! ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا مہربانی فرماکر حاکم صاحب پڑھیں۔

مسٹر اسپیکر:- یہ فیصلہ دینا اسپیکر کا کام ہے۔

آغا عبدالظاہر:۔ جناب اسپیکر! ایوان کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ سمجھ نہیں آتی۔ ورنہ جواب تو میں خود بھی پڑھ سکتا ہوں یہ کیا بات ہے۔ جب جام صاحب کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اٹھ جاتے ہیں اور شروع کر دیتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ تشریف رکھیں

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکریٹری)

جناب اسپیکر! میں تجویز کرتا ہوں کہ نصیر باچا صاحب کو پارلیمانی سکریٹری بنا دیا جائے

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ مجھے پارلیمانی سکریٹری بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے خدا نے پہلے باچا (بادشاہ) بنایا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سیکرٹری)

ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)	ضلع تربت	۹,۵۰,۰۰۰	(۲)	ضلع گوادر	۳,۶۰,۰۰۰
(۳)	ضلع خاران	۵,۰۶,۰۰۰	(۴)	ضلع پنجگور	۱,۴۰,۰۰۰
(۵)	ضلع خضدار	۱۶,۱۴,۵۰۰	(۶)	ضلع قلات	۴,۹۲,۰۰۰
(۷)	ضلع کوئٹہ	۱۶,۶۲,۵۰۰	(۸)	ضلع لسبیلہ	۷,۳۳,۰۰۰
(۹)	ڈیرہ بگٹی	۱,۱۶,۰۰۰	(۱۰)	ضلع لورالائی	۸,۴۰,۰۰۰
(۱۱)	ضلع پشین	۴,۲۲,۰۰۰	(۱۲)	نصیرآباد	۳,۷۵,۰۰۰

(۱۳) چاغی ایجنسی ۰۰۰،۶۰،۳ (۱۴) ژوب ایجنسی ۰۰۰،۲۵،۱۰
(۱۵) سبی ڈسٹرکٹ ۰۰۰،۶۰

مسٹر نصیر احمد باچا:- (ضمنی سوال) جناب والا! ضلع پشین کے لئے چار لاکھ بائیس ہزار روپے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو ابھی تک نہیں ملے ہیں۔ کیا اسے بھی شامل کیا گیا ہے یا یہ ان کے علاوہ ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ ممکن ہے کہ باقی رقم اس سے بھی زیادہ ہو۔ اس میں کچھ دیر لگتی ہے۔ میرے معزز رکن تسلی رکھیں کہ جن کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ ایک ایک چیز اور رقم ان کے علاقے میں پہنچیں گی۔
جناب والا! یہ کہا گیا تھا کہ کوئی بات خفیہ رکھی جاتی ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں کوئی چیز بھی ایوان سے مخفی نہیں رکھوں گا۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ممبر کا استحقاق ہے اور میری یہ کوشش ہوگی کہ میں ایوان کو ہر بات سے باخبر رکھوں یہ میرا فریضہ ہے۔

سید داد کریم:- جناب والا! پسنی کو محروم رکھا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! پسنی کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ پسنی بھی مجھے اتنی ہی پیاری ہے۔ جتنے کہ دوسرے علاقے۔ پسنی کا نام شاید کسی وجہ سے رہ گیا ہوگا میں وہاں گیا تھا میں نے پسنی کو گرانٹ دی تھی۔ اس کے علاوہ بھی گرانٹ دی تھیں۔ البتہ اگر کسی فرد کو نہ ملی ہو تو اور بات ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! میں جام صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ ان تمام اضلاع میں ڈیرہ بگٹی کو اتنے کم فنڈز کیوں دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ ڈیرہ بگٹی بھی

بلوچستان کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح خاران اور مکران لسبیلہ یہ سب ہماری نظروں میں ہیں

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! ڈیرہ بگٹی ہو یا کوئی سا علاقہ ہو سب ہمارے علاقے ہیں۔ ڈیرہ بگٹی ہمارا علاقہ ہے۔ اس طرح وطن کا ایک ایک پتھر ہمیں پیارا ہے۔ اگر ارجن داس صاحب نو کیلئے پتھروں کو وہاں سے ہٹائیں۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر مزید ترقی ہوگی۔ ہم وہاں کی ترقی پر مزید غور کریں گے جناب والا! کسی بھی علاقہ کی ترقی کا دارو مدار وہاں کے علاقے کے لوگوں کی مانگ پر ہوتا ہے۔ ترقی کا دارومدار ہمیشہ امن وسکون پر ہوا کرتا ہے ارجن داس صاحب خود بھی کسی کے ...... اس کا میں اظہار نہیں کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر وہ وہاں سے منظوری حاصل کرلیں تو میں ان کو دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ وہاں ترقی ہوگی۔ وہ میرے لئے حالات سازگار کریں۔ آپ کو ڈیرہ بگٹی کی ترقی کے لئے جتنی بھی رقم چاہیئے میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:۔ اب میں مسز فضیلہ عالیانی سے کہوں گا۔ کہ وہ اپنا قلیل المہلت سوال نمبر ۲۶۳ پوچھیں۔

۲۶۳ مسز فضیلہ عالیانی:۔

کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر لیبر کے ایک نوٹیفیکیشن کے مطابق یو۔ این۔ سی۔ ایچ۔ آر (U.N.C.H.R) اسکیمز کے تحت افغان ریفوجیز کے کیمپ واقعہ کلی عبداللہ کو بیریئر ی منتقل کر دیا گیا ہے اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ (U.N.C.H.R) کے تحت مرکز بند کر دیا جائے

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن کے نتیجہ میں اکیس (۲۱) آدمیوں کی ملازمت کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ملازمین کو بیروزگار کیوں کیا

گیا ہے۔ کیا حکومت انھیں متبادل روزگار فراہم کرنے کی تجویز پر غور کرے گی۔

وزیر صنعت و حرفت:۔

(الف) حکومت بلوچستان یونائیٹڈ نیشن ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے فنڈز کے تحت ایک فنی تربیتی مرکز بمقام قلعہ عبداللہ دوران سال ۱۹۸۰ء قائم کیا گیا تھا۔ اس تربیتی مرکز میں افغان مہاجرین کو اور وہاں کے مقامی باشندوں کو مختلف شعبوں میں فنی تربیت دی جاتی ہے۔ جب یہ تربیتی مرکز قائم ہوا تھا۔ اس وقت تین چار لاکھ افغان مہاجرین عبداللہ میں رہائش پذیر تھے کچھ عرصے کے بعد وہاں رہائش پذیر مہاجرین کو پیر علیزئی منتقل کیا گیا۔ اس وقت قلعہ عبداللہ کے قریب چالیس یا پچاس ہزار مہاجرین رہائش پذیر ہیں۔

یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے مطابق اس تربیت گاہ کا مقصد صرف مہاجرین کے بچوں کو فنی شعبوں میں تربیت دینا مقصود تھا۔ چونکہ افغان مہاجرین قلعہ عبداللہ سے پیر علیزئی منتقل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے فنڈز کے تحت قلعہ عبداللہ مرکز کو چلانا بے معنی ہے اس لئے یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے فیصلہ کے مطابق قلعہ عبداللہ مرکز کو ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو بند کر دیا جائے گا۔

جہاں تک ڈائریکٹر لیبر کے نوٹیفکیشن کے مطابق۔ یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر اسکیم کے تحت افغان مہاجرین کے کیمپ واقع قلعہ عبداللہ کو پیر علیزئی منتقل کرنے کا سوال ہے وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ قلعہ عبداللہ سے مہاجرین کو پیر علی زئی منتقل کرنے کا لیبر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے کہ فنی تربیتی مرکز قلعہ عبداللہ۔ یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے فنڈز کے تحت چلایا جا رہا تھا اور اس مرکز کو یو این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے فیصلے کے مطابق ہی بند کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں ہنر مند افراد کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بلوچستان اپنی تحویل میں لے کر اپنے ہی فنڈز کے تحت چلائے تاکہ مرکز میں پہلے سے تعینات کئے ہوئے ملازمین کو روزگار مہیا ہو سکے اور ساتھ ہی ساتھ وہاں کے مقامی باشندوں کو

فنی شعبوں میں تربیت کی سہولت مہیا کی جا سکے تاکہ ہنرمند افراد کی کمی پوری ہو سکے اور اس مرکز کو حکومت بلوچستان اپنی تحویل میں لینے پر غور کر رہی ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- (ضمنی سوال) جناب والا! ضمنی سوال پوچھتے ہوئے یہ کہوں گی کہ وزیر موصوف کا سوال تسلی بخش ہے۔ جیسا کہ انھوں نے اپنے جواب میں کہا ہے ایک مرتبہ پھر ان سے درخواست کروں گی کہ وہ لوگ جو بیروزگار ہوتے ہیں۔ جن میں ہنرمند لوگ بھی ہیں۔ جبکہ وہ اپنی فیملی کو بھی سپورٹ کر رہے ہیں اور مہنگائی بھی ہے کیا وہ اس ایوان میں ایک مرتبہ پھر اقرار کریں گے کہ وہ ان لوگوں کو جلد از جلد روزگار مہیا کرینگے اور حکومت بلوچستان اس ادارے کو اپنی تحویل میں لے کر ان کو ان کی ملازمتیں مہیا کریگی۔؟

میر محمد نصیر مینگل وزیر محنت و حرفت:- جناب والا! جیسا کہ فضیلہ عالیانی صاحبہ نے فرمایا کہ افغان مہاجرین کے سلسلہ میں جو تربیتی مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ اگر نوٹیفیکیشن کو دیکھا جائے۔ جس کے تحت ان کی تقرریاں ہوتی ہیں وہ مکمل طور پر عارضی طور پر ہوتی ہیں۔ اور اس میں کوئی گارنٹی نہیں ہوتی کہ انھیں کچھ عرصہ کے بعد مستقل کر دیا جائیگا اور ساتھ ہی میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسپیکر کے توسط سے ان کی قرارداد سے پہلے ہی ہم نے اس معاملے کو زیر غور کر لیا ہے۔ وہ ہماری حکومت کے زیر غور ہے۔ جتنی ہمدردی ہمارے باقی معزز اراکین کو ہے۔ ہماری حکومت اس سے زیادہ ہمدردی رکھتی ہے اور اس سے بے خبر نہیں ہے ہماری کوشش ہے کہ ان لوگوں کو خصوصی طور پر کھپایا جائے اور انھیں روزگار مہیا کیا جائے۔ تاکہ ان لوگوں کے بال بچوں کا وسیلہ ہو جائے۔ ان کا گزارہ ہو سکے۔ اور وہ اس سے متاثر نہ ہوں اس سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں اس میں کامیابی ہوگی۔ شکریہ (تالیاں)

اعلانات

مسٹر اسپیکر:- اب سیکرٹری اسمبلی اعلان کریں گے۔

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی: اسپیکر صوبائی اسمبلی :-
میر نبی بخش خان کھوسہ نے رخصت کی درخواست ارسال کی ہے ۔
میری طبیعت ناساز ہے ۲۲ اور ۲۳ جون ۱۹۸۹ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا ۔ لہٰذا دو ایام کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے
(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

مسٹر اسپیکر :- سردار نواب خان ترین نے تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے وہ اپنی تحریک التواء ایوان میں پیش کریں ۔

سردار نواب خان ترین :- جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں آپ کی اور ایوان کی توجہ غیر قانونی اسلحہ کی بہتات اور اس کی اسمگلنگ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ، براہ کرم قومی نوعیت کے اہم معاملے پر اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی روک کر بحث کی جائے ۔ "واقعہ یہ ہے کہ کوئٹہ اور نصیر آباد میں اسلحہ سمگلنگ کا گینگ پکڑا گیا ہے ۔ اور انکشاف ہوا ہے کہ افغان مہاجرین کے بعض کیمپ اسلحہ کی سمگلنگ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں "

مسٹر اسپیکر :- تحریک التواء یہ ہے کہ :-
"میں آپ کی اور ایوان کی توجہ غیر قانونی اسلحہ کی بہتات اور اس کی اسمگلنگ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ براہ کرم اس قومی نوعیت کے اہم معاملے پر اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی روک کر بحث کی جائے ۔ "واقعہ یہ ہے کہ کوئٹہ اور نصیر آباد میں اسلحہ کی سمگلنگ کا گینگ پکڑا گیا ہے اور انکشاف ہوا ہے

افغان مہاجرین کے بعض کیمپ اسلحہ کی سمگلنگ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:- اس پر میری رولنگ یہ ہے کہ :-

معزز رکن نے اپنی تحریک التواء کے ساتھ چونکہ کوئی اخبار کا تراشہ نہیں دیا ہے اور یہ نہیں بتایا کہ یہ واقعہ کب ہوا۔ اس کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ قاعدہ نمبر ۲) جزو (ب) کے تحت قابل قبول نہیں ہے اور میں اس کو آؤٹ آف آرڈر قرار دیتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:- آج غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے میر نبی بخش خان کھوسہ تشریف نہیں لائے لہٰذا قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۸۲ کے مطابق یہ تصور کیا جائے گا کہ انھوں نے اپنا بل واپس لے لیا ہے اور اس سے متعلق تحریکیں بھی ایوان میں پیش نہیں ہوئی ہیں۔ لہٰذا اس کو میں ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مسٹر اسپیکر:- میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے قرارداد کا نوٹس دیا ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب اسپیکر! طلباء کے متعلق میری قرارداد ہے چونکہ حکومت طلباء کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے میں اس قرارداد کو واپس لیتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:- قرارداد واپس لے لی گئی لہٰذا اس سے متعلق مسز فضیلہ عالیانی کی جو ترامیم ہیں وہ بھی واپس لے لی گئیں۔

مسٹر اسپیکر:-

اب وزیر اعلیٰ ایوان سے خطاب فرمائیں گے۔

جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر اور معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم! آج میں اس ایوان کے ایک ایک معزز رکن اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جس تحمل اور صبر سے انھوں نے اس بجٹ کو سنا ہے اور اکثر ممبران نے اس پر اپنی تقاریر بھی کی ہیں کسی معزز اراکین نے تنقید بھی کی ہے تو اس کے ساتھ تعریف بھی کی ہوگی۔ اس لیئے میں پہلے اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر ہمارے کچھ وزراء صاحبان ہیں جن کا تذکرہ میں نے پہلے نہیں کیا ہے وہ رہ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ آپ نے ہمارا نام نہیں لیا ہے اس کے علاوہ کچھ رکن بھی رہ گئے تھے جن کا میں نام نہیں لے سکا ہوں۔ وہ اس لیئے ہوا تھا کہ وقت زیادہ گزر چکا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں اپنی تقریر کو زیادہ طویل نہ کروں۔ اس لیئے میرے معزز رکن رہ گئے وزراء صاحبان رہ گئے اور خاص طور پر ہمارے آبپاشی کے وزیر یعقوب ناصر صاحب رہ گئے۔ جنھوں نے بڑے اچھے طریقے سے اپنے محکمے ارگیشن کے متعلق اپنا اظہار خیال کیا تھا انھوں نے بجٹ کی بھی اچھے طریقے سے تعریف فرمائی تھی۔ میں اس ایوان کو یہ بتا دوں کہ جب کابینہ کی میٹنگ ہوتی تھی اور جب میں نے بجٹ پر (REVIEW MEETING) ریویو میٹنگ کی تھی۔ تو وہاں پر محکمہ ارگیشن کو داد تحسین دی گئی تھی کہ محکمہ ارگیشن نے اپنا کام نہایت عمدگی اور بڑی اعلیٰ کارکردگی سے کیا ہے تو میں وزیر موصوف کو اور ان کے عملے کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ہمارے دوسرے وزیر جناب بہادر خان بنگلزئی صاحب نے بھی مبارکباد دی تھی میں ان کا بھی مشکور رہوں۔ اور کئی ایسے افراد ہیں جنھوں نے تقریر کی تھی میں ان کا بھی مشکور ہوں۔ تو میں ان سب حضرات کا مشکور ہوں۔ اب مجھ سے یہ کوئی شکایت نہ کرے کہ میرا نام رہ گیا ہے اور اب بھی کوئی نام رہ گیا ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب اسپیکر! میں اس شکریہ کے بعد چند بنیادی باتوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور آپ کے توسط سے صدر صاحب پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اب اگر

اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ بھائی یہ چھپے ہیں۔ چھچوں کی بات ہے تو بہت سے چھچوں کا تو یہ حال ہے جو بیرونی ممالک کی شہ پر چل رہے ہیں۔ وہ اس ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کی بنیادیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمیں پاکستان کو مضبوط بنانے کی خاطر اگر چمچا بھی بننا پڑے تو یہ بھی فخر کی بات ہے۔ (تالیاں)

جناب والا! کیا بلوچستان کے عوام پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا اتنا بڑا احسان نہیں ہے کہ ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ ساڑھے آٹھ سال بعد مارشل لاء ختم کر دیا گیا۔ کیا ہم ان کے احسان کو فراموش کر سکتے ہیں؟ ان بلوچستان کے وزراء کو پہلے کوئی گھاس بھی نہیں ڈالتا تھا۔ مگر انھوں نے بلوچستان کے وزراء کو ساڑھے آٹھ سال بھی اپنے پاس رکھا اگر یہ خدمت چھوٹی ہے تو اور کیا بڑی خدمت ہوگی۔ ہمیں چھوٹی سی خدمت کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے بلوچستان کے لوگ تو روایت کے قائل ہیں۔ بلوچستان کے لوگ بہادر ہیں اتنا چھوٹا دل نہیں رکھنا چاہیئے۔ جب کوئی خدمت کرتا ہے جب کوئی احسان کرتا ہے تو احسان کا بدلہ بلوچستان کے لوگوں نے کبھی غلط نہیں دیا ہے۔ کبھی کاٹنی ہوئی تلوار سے نہیں دیا ہے بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ محبت سے جواب دیا ہے۔ سلام کا جواب سلام سے دیا ہے اور مجھے امید ہے میں یہ بات صرف صدر محمد ضیاء الحق صاحب سے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ عاجزانہ طور پر کہتا ہوں کہ آپ کے حزب اختلاف کے لوگوں نے بھی اس کو مانا ہے آپ جن کے اتنے قریب ہیں انھوں نے بھی بار بار کہا ہے اور آپ کے مخالف لوگوں نے بھی مانا ہے کہ بلوچستان میں جو جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے رواداری رکھی ہے جو چادر اور چار دیواری کی حرمت رکھی ہے وہ قابل تعریف ہے مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے اگر اسمبلی میں ان کے متعلق کچھ کہا جائے۔ میں بغیر افسوس کے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

پرنس یحییٰ جان:- جناب اسپیکر! (پوائنٹ آف آرڈر) ----------

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! اس دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا۔

پرنس یحییٰ جان:- آپ کس کھاتے میں بول رہے ہیں ؟

وزیراعلیٰ:- میں اپنے کھاتے میں بول رہا ہوں ۔؟

پرنس یحییٰ جان:- اسمبلی میں کوئی (STATEMENT) بیان نہیں پھر آپ کیوں بول رہے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر:- اسمبلی کی یہ روایت رہی ہے کہ جب بجٹ پاس ہو جاتا ہے تو اگر قائد ایوان تقریر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں ۔

پرنس یحییٰ جان:- کیا صرف وزیراعلیٰ ہی تقریر کر سکتے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر:- جی صرف وزیراعلیٰ کر سکتے ہیں ۔

پرنس یحییٰ جان:- حزب اختلاف کا کوئی حق نہیں ہے ؟ کیا انھیں اجازت نہیں میں اپنی انفارمیشن کیلئے پوچھ رہا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر:- اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے سے پہلے عموماً قائد ایوان اپنے خیالات کا اظہار کیا کرتے ہیں ۔

وزیراعلیٰ:- جی ہاں ! اور کوئی نہیں بول سکتا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- کچھ کہنے کے لئے اٹھے ۔

پرنس یحییٰ جان:- × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× ×

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر! یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات کی گئی ہے ایک بات میں اس معزز ایوان میں کہتا چلوں۔ کہ بلوچستان کی حکومت نے ہمیشہ یہ خیال کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ملک کے اندر اور بلوچستان میں امن و امان قائم ہو۔ اس ضمن میں اس ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس کا انتظام کیا ہوا ہے لیکن کچھ دیر لگتی ہے۔ تاہم انشاء اللہ یہاں بلوچستان میں ظالم کی جگہ نہیں ہوگی۔ یہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یہ مظلوموں کی دادرسی کریں گے۔

جناب والا! میں محترمہ فضیلہ عالیانی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کی حکومت کی اس کارکردگی کو مانا اور خراج تحسین پیش کیا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ فخر کی بات ہے۔ بلوچستان کے چند افراد کو چھڑانے کے لئے یہاں کے کمشنر۔ ڈی سی، ڈی۔آئی۔جی لیویز وغیرہ اپنا ہیڈ کوارٹر اور سب کچھ چھوڑ کر سندھ گئے اور میں سمجھتا ہوں یہ حکومت بلوچستان کی قابل فخر کارکردگی ہے۔ اس پر بلوچستان کے عوام جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ میں ان میں شامل ہر فرد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور نہ صرف ڈاکوؤں کو گرفتار کیا بلکہ دیگر اغواشدگان کو بھی رہا کروایا۔

میرے معزز بہنوں اور بھائیو! آپ ذرا دیکھیں کہ کام ہوا ہے۔ آپ میری حوصلہ افزائی نہ کریں۔ مگر مہربانی فرما کر حکومت کی کارکردگی کو تو خراج تحسین پیش کریں۔ خدمت کرنا تو ہمارا کام ہے مگر یہ ہماری کتاب میں لکھا گیا ہے کہ کسی کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ بلکہ صرف اور صرف تنقید ہی کریں گے۔ اور اس ملک کو ایسے کنارے پہ لا کھڑا کرنا ہے کہ تھوڑا سا دھکا دیا جائے تو۔۔۔۔۔ جناب والا! یہ ملک بڑی کاوشوں اور قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں لسے

× × × × × × × × × × × × × × × × بحکم اسپیکر حذف کیا گیا

کسی اور کی جھولی میں ڈالا جاتے۔ اس ملک کا دفاع کرنا۔ اس ملک کے ساڑھے نو کروڑ عوام کا کام ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ اتنے بزدل ہوگئے ہیں اور اگر ہم اس ملک کے دفاع کے قابل نہیں رہے تو پھر پاکستان کے بننے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

عزیزان محترم ! مجھے اپنی افواج پر ناز ہے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ ہماری افواج چوکنا ہیں۔ انہیں علم ہے کہ ملک کا دفاع کیسے کیا جاتا ہے۔ کیسے لڑا جاتا ہے اگر ضرورت پڑی تو خواہ اندرونی صورت حال ہو یا بیرونی۔ ہماری بہادر افواج جوان مرد سپاہی اس سے نمٹنے کیلئے ہمیشہ تیار کھڑی ہیں۔

جناب والا ! یہاں تخریب کاری کی باتیں ہوتی ہیں مجھے افسوس ہے اور میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں۔ اگر بلوچستان کا بچہ بچہ تہیہ کرلے اور فیصلہ کرلے تو اس بلوچستان میں نہ ہتھیار آسکتے ہیں اور نہ کچھ اور آسکتا ہے۔ بات یہ نہیں کہ بلوچستان کے عوام کو اس ملک سے محبت نہیں۔ بلوچستان کے ہر ہر بچے کو پاکستان پیارا ہے اس خطے سے عقیدت ہے۔ عزیزان گرامی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہتھیاروں یا دیگر چیزوں کے واقعات سے آپ کی حکومت کس قدر چوکنا ہے۔ میں تفصیلی طور پر بیان کرتا ہوں کہ آپ نے کوئٹہ میں ہتھیاروں اور چور بازاری وغیرہ کا ذکر کیا۔ جناب والا ! اگر بلوچستان کے عوام مجھ سے تعاون کریں تو میں کل ہی چور بازاری کی ان مارکیٹوں کو بند کرسکتا ہوں۔ (تالیاں) لیکن معزز اراکین وعزیزان گرامی کل اگر حکومت ان مارکیٹوں کو ختم کردے تو پھر میرے بھائی ان چور بازاری کرنے والی مارکیٹوں والوں کا ساتھ دیں گے۔

آیئے میرا ساتھ دیجئے۔ اگر آپ میرا ساتھ دینا چاہیں۔ تو ہم اس برائی کا خاتمہ کریں۔ جس نے ہمارے ملک کی پیشانی پہ بدنما داغ لگایا ہے۔ آپ کے تعاون سے ہم تمام برائیاں ختم کریں گے لہٰذا آیئے اور کام کیجئے صرف باتیں نہ کیجئے۔ سڑکوں پر کیوں لوگوں کو لاتے ہیں کیوں ایسا کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا وہ جمہوریت کی پاسبانی کرتے ہیں۔ کیا یہاں کس بے گناہ کو جیل میں ڈالا گیا ہے ؟ کیا کسی کو اس لئے جیل میں ڈالا گیا ہے کہ تم نے ہمیں سلام نہیں کیا ؟ جناب والا ذرا سوچیں یہ سوچنے کی باتیں ہیں۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں جب سے ہماری حکومت

برسر اقتدار آئی ہے بلوچستان میں ترقی کے پروگرام پر عمل ہو رہا ہے ایسا آپ کو پہلے نظر نہیں آیا۔ وقت کا انتظار کیجئے اور براہ مہربانی ہمیں موقع دیجئے اگر ہم نے خدمت نہیں کی تو پھر عوام کو حق حاصل ہے وہ ہمیں ٹھکرا دیں۔ ہم عوام کے اپنے ہیں۔ یہ عوامی دور ہے حکومتیں اور وزارتیں آتی جاتی رہتی ہیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ فکر کرنے والے کریں۔ جناب اسپیکر! ہمارے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔ لیکن ہم سب سے پہلے مارشل لاء کے زیر عتاب تھے۔ انہوں نے مہربانی کی اور ہم پر احسان کیا۔ کہ ہمارے بارے میں تحقیقات کروائی اور جب ثابت ہو گیا۔ کہ ہم محب وطن ہیں۔ ہم پاکستان کا خیال چاہتے ہیں۔ ہم اس کی برائی نہیں چاہتے تو پھر یہ بات سمجھ میں آگئی۔

جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ چند بھائیوں نے خضدار کی باتیں کیں۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری کوشش ہے کہ خضدار کے علاقے میں ترقیاتی کام ہوں وہاں قانون کی بالادستی قائم ہو تاکہ جب مستقبل کا مورخ خضدار جائے تو وہاں ترقی دیکھے کام دیکھے۔ جناب والا! یہ وہ خضدار تھا کہ جب لوگ پانی پر پھسل جاتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ پاکستان ہے۔ اگر چور کو پکڑنے جاؤ۔ تو پہاڑ پر چڑھ جاتے تھے اور کہنے والے یہ کہتے کہ لوگوں نے بغاوت کی ہے۔ بغاوت کا یہ عجیب انداز تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ حکومت کسی چور یا ڈاکو اور قاتل کے پیچھے نہ جائے۔ امن و سلامتی بگاڑنے والے کو نہ پکڑے جناب اسپیکر! اس کو بغاوت کا نام دیا گیا اور بغاوت کے نام پر لوگ کیا کچھ بن گئے ہیرو بن گئے اور نہ معلوم کیا کچھ بن گئے۔ غالباً وہ آسمان پر پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنا طریق کار ہے۔ اس کا اپنا انداز ہے اور فیصلہ ہے کہ آسمان تک کوئی نہ پہنچے اگر وہ آسمان تک پہنچتے تو آپ کو معلوم ہے؟ کیا ہوتا اور وہ زمین کا کیا حشر بناتے؟ میں ان بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ ہم پر اعتماد کیجئے۔ آپ نے جو ہم پر بھروسہ کیا ہے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم آپ کا تحفظ کریں گے یہاں پر رہنے والوں کا اور یہاں پر جو بیٹھے ہیں ان کا۔ یعنی ایک ایک فرد کا تحفظ کریں گے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ہم سے جتنا بھی دور رہیں آپ ہم سے دور نہیں رہ سکتے

آپ کا ہم سے تعلق ہے اور ہمارا آپ سے تعلق ہے آپ چاہیں بھی ہم سے دور بھاگنا
تو ہم سے دور نہیں رہ سکتے ۔

جناب والا ! اس اسمبلی سٹاف نے جو اجلاس کے دوران رات دن محنت
سے کام کیا ہے میں آپ کے توسط سے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ان کی بنیادی
تنخواہوں کا پچیس فیصد کے حساب سے سپیشل الاؤنس دیا جائے گا (تالیاں)

جناب والا ! اگرچہ یہ ایک چھوٹی سی حقیر سی رقم ہے لیکن یہ اس خدمت کے صلے میں
نہیں ہے جو انہوں نے اتنی جانفشانی سے کیا مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ
اسمبلی کے کاموں میں جس طرح یہ لوگ محنت کرتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ ہماری
تقاریر کو اتنا عمدہ اور اچھی طرح لکھتے ہیں پتہ نہیں ہم کیا بولتے رہتے ہیں۔ کیسے الفاظ بولتے
ہیں مگر وہ ان تقاریر کو حقیقت کا روپ دیتے ہیں۔ پھر یہ عمدہ اور اچھی رپورٹیں عوام
تک پہنچتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا اچھا کام ہے اس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے
میں آپ کے توسط سے ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں
کہ انہوں نے اپنی اس اسمبلی کی لاج بھی رکھی۔ کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں ہوا کہ کسی ممبر
نے یہ شکایت کی ہو کہ میری اسمبلی کارروائی مجھے صحیح نہیں ملی۔ یہ بڑی فخر کی بات ہے ان کے لئے
لہٰذا جناب والا ! میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کی خاص توجہ سے اس اسمبلی
میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ اور اس کے ساتھ میں اسٹاف کو بھی مبارکباد دیتا ہوں
اور خصوصاً سیکریٹری صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ جناب والا ! ایک عام
طریقہ کار یہ رہا ہے کہ لوگ (BUREAUCRACY) یعنی نوکر شاہی کے متعلق تاثر قائم کر
لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بیوروکریسی بھی آپ کی ہے یہ حکومت بھی
آپ کی ہے ایسا نہیں کہ یہ روس کی بیوروکریسی ہو۔ انگریز کی بیوروکریسی ہو یہ پاکستان کی بیوروکریسی
ہے۔ یہ بلوچستان کی بیوروکریسی ہے اب سوال یہ ہے کہ آپ اس کو کس طرح سے چلاتے ہیں
کس انداز سے چلانا چاہتے ہیں۔ آیا اس بیوروکریسی کو اپنے مقصد کے لئے چلانا چاہتے ہیں
یہ چیزیں ہیں جن کا آپ کو تجزیہ کرنا ہوگا کہ آپ اس کو کس انداز سے چلانا چاہتے ہیں۔ مجھے

امید ہے معزز اراکین اس بیوروکریسی کو اچھے انداز سے چلائیں گے اس کے ساتھ ساتھ میں میں آپ کو یہ بتاتا چلوں۔ کہ مجھے اپنی بیوروکریسی سے کوئی شکایت نہیں ہے میں آپ کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں اور آکر بلوچستان کی بیوروکریسی کو دیکھیں۔ تو آپ کو بخوبی اس بات کا علم ہو جائے گا۔ کہ یہ باقی بیوروکریسیوں سے مختلف ہے یہ بات ہمارے لئے بڑی اچھی اور باعث فخر ہے بلوچستان کو پسماندہ صوبہ کہا جاتا ہے۔ اس کی بیوروکریسی میں آپ کی خدمات کا اور بلوچستان کو آگے بڑھانے کا جذبہ ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اس میں کبھی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ساڑھے آٹھ سال گزرنے کے بعد عوامی حکومت آئی ہے اس عرصہ میں انھیں کافی آرام ملا۔ اب عوامی نمائندے آگئے ہیں عوامی حکومت آگئی ہے اب یہاں کام کرنے کا انداز مختلف ہے آپ گھنٹوں کا کام منٹوں میں چاہتے ہیں۔ آپ مہینوں کا سفر دنوں میں چاہتے ہیں۔ جناب والا! یہ فرق ہے آج اور کل میں اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بتانا چاہوں گا۔ کہ یہ بیوروکریسی آپ کی بیوروکریسی ہے۔ یہ آپ کے حکم کے تابع ہے۔ اور انشاء اللہ آپ کے حکم کے تابع رہے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اور کوتاہیاں غفلت اور کام چوری، وقت کے ساتھ ساتھ بدل جائیں گی لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو بدلنا ہوگا اگر آپ نہیں بدلتے ہیں تو پھر آپ بیوروکریسی کو کیسے بدلیں گے۔ ہم سب ایک ہیں دو نہیں ہیں۔ ہمارا اور ان کا خون ایک ہے اگر ہم بدلیں گے۔ ہم اپنے آپ کو بہتر بنائیں گے۔ اچھا بنائیں گے۔ محنتی بنائیں گے دیانت دار بنائیں گے مخلص بنائیں گے۔ تو کوئی وجہ نہیں پھر لوگ کہیں گے کہ تم دیانت دار ہو۔ اور کوئی یہ کہے کہ بددیانتی ہو رہی ہے۔ یہ دو چیزیں نہیں چل سکیں گی۔ جناب والا! بددیانتی اور دیانتداری ایک ترازو میں تولے نہیں جا سکتے۔ جناب والا! اگر ہم نے دیانت داری سے اور اخلاص سے کام کیا تو بس آپ کو یہ بتلا دوں کہ کوئی ہمارا کارکن مثلاً سیکریٹری یا کوئی اور چھوٹا ملازم ہو اسے آپ بددیانتی کے قریب نہیں پائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں جب کوئی وزیر اپنا محاسبہ کرتا ہے۔ ممبر خود اپنا محاسبہ کرتا ہے تو پھر وہ کیوں محاسبہ سے نہیں ڈرے گا۔ جناب والا! یہی ہمارا طریقہ کار ہے بلوچستان کی حکومت کا بھی یہی طریقہ کار ہے بلوچستان کے ممبران

میں خلوص کا ایک خاص جذبہ ہے۔ میں یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں۔ اس کے تحت وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ہر ایک ایک علاقے میں ترقی ہو۔ اس کا اندازہ ان کی تقاریر سے لگا لیجئے ہر ایک ممبر کے دل میں کیا جذبہ ہے یہی جذبہ ہے جیسے کہ کہا گیا ہے کہ خاران کا کیا ہوگا نظر تو آتا ہے۔ جیسا کہا گیا کہ خاران بہت پسماندہ ہے اور وہاں پر کتنے اونٹ مر گئے ہیں۔ یہاں پر جو خاران کی بات ہوئی ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ علاقہ سے کتنی محبت اور جذبے کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ چپکے سے بیٹھتے۔ اور دفتر میں مسائل حل کرا لیتے یہاں انھوں نے اپنے خاران کا ذکر کیا ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جب بھی کوئی میٹنگ ہوتی ہے وہ خاران کو نہیں بھولتے۔ اس طرح سے تمام بھائیوں نے اپنے اپنے علاقے کو یاد کیا ہے وہ اپنے علاقے کو نہیں بھولے ہیں۔ آپ ملا داد کریم صاحب کو دیکھیں وہ بزرگ ہیں ملا ہیں۔ ملا کا کام لوگوں کو تلقین کرنا اور ہدایات دینا ہوتا ہے وہ بھی اپنے علاقے کو نہیں بھولے ہیں۔ آپ دیکھ لیجئے داد کریم صاحب کا جذبہ کہ وہ اپنے بستی کو نہیں بھولے ہیں۔ بستی بھی پاکستان کا علاقہ ہے آپ دیکھیں مکران سے گوادر تک چمن ژوب اور کوئٹہ سے چاغی تک ایک ہی جذبہ ہے۔

جناب والا! ان مسائل کو حل کرنے کے لئے سرمایہ چاہیئے۔ سرمایہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے جو محدود وسائل ہیں۔ ان کے اندر رہتے ہوئے ہم نے جو کچھ بھی کیا ہے اگر قابل تعریف نہیں ہے۔ تو کچھ تو اچھا ہے آپ یہ تو کہیں کہ آپ نے کچھ اچھا کام کیا ہے اور کوئی اچھا کام کرتا ہے تو تعریف کیجئے۔ یہاں تو جو برا کام ہوتا ہے اس کی بھی تعریف کی جاتی ہے اور اگر کوئی تخریب کار ہوتا ہے بم پھینکتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے لئے چلا رہے ہیں اس طرح سے تو جمہوریت نہیں آتی ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی پر بھی ہم تنقید نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ میں کسی کی برائی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی پر تنقید کرنے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھتا ہوں۔

جناب والا! مقصد یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا تدارک اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ بلوچستان کے عوام آگے آئیں اور ترقی کے کاموں میں شامل ہوں اور بلوچستان کے عوام

کو میں بار بار کہتا ہوں کہ آپ اس چیز کو اب برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کتنے دن ان کے ہاتھوں ناچو گے۔ دوسرے آپ کو ناچ نچواتے ہیں۔ ان کے پاس سب کچھ موجود ہے .... اور تماشا دیکھتے ہیں ان کے پاس کیا موجود نہیں ہے۔ سول آفیسر وہ ہیں فوج میں وہ شامل ہیں۔ معاشی اور اقتصادی حالت میں وہ آگے ہیں لیکن وہ یہ درس دیتے ہیں کہ آؤ آپ کو بھی ہم دبی حقوق دلانا چاہتے ہیں۔

جناب والا! اب وہ ہمیں بھی حقوق نہیں دیں گے ہمیں اپنے حقوق کی خود حفاظت کرنی ہے۔ اور انشاء اللہ ہم اپنے حق کی بات کریں گے اور اپنے حق کا تحفظ چاہتے ہیں لیکن میں نے کہا ہے کہ مانگنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے میرا طریقہ مختلف ہے آپ کا مختلف ہے۔ میں تلوار سے تبر و تفنگ سے حق نہیں مانگتا۔ میں تو اپنا آئینی حق مانگنا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ جہاں تک آئینی حق کے متعلق بات ہے تو آپ کی حکومت اس سے کبھی غافل نہیں ہے میں آپ سے عرض کر رہا ہوں خدا کے واسطے آپ ان کے پیچھے مت جائیے۔ میں اپنی بہن کو کہتا ہوں۔ وہ اسلام آباد جاتی ہیں۔ اور جا کر کئی افراد کا سلام کرتی ہیں۔ اگر وہ یہ برا نہ مانیں۔ آدھا سلام وہ یہاں کر لیتیں۔ اگر آدھا سلام مجھے کرتیں تو میں سمجھتا ہوں ان کی زیادہ عزت ہوتی۔ ان کا زیادہ احترام ہوتا۔ اور زیادہ کام ہوتے۔ جناب والا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے اور کسی کی برائی نہیں ہے۔ ہم نے تو یہاں مل کر کام کرنا ہے میرے لئے یہاں پر موجود تمام بہن بھائی قابل احترام ہیں۔ میں ان سب کی قدر کرتا ہوں۔ میں ہر ممبر کی قدر کرتا ہوں۔ وہ کہیں بھی ہوں اور کہیں سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں میں نے غلطی کی ہے اور کوتاہی کی ہے میں اس کو برا نہیں مانوں گا۔ میں ہر تنقید کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور اگر مجھ سے کوئی برائی ہوئی ہے کوتاہی ہوئی ہے یا مجھ میں کوئی کمی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور میرے میں کوئی برائی ہے تو اس کو بہتر بنانے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے انسان گناہگار ہے اور میں اپنے آپ کو حقیر انسان سمجھتا ہوں۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ کسی بزرگ کو کہا گیا کہ وہ جائے تلاش کرے اور اپنے سے کوئی حقیر سے حقیر چیز لائے تو وہ پھرتا رہا

اس کو پھر مریل اور بیمار کتیا نظر آئی۔ پھر اس نے اپنے دامن کو دیکھا اور اس کے دل میں خیال آیا

کہ شاید یہ کتیا میری نسبت اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں زیادہ عزیز ہو۔ تو جناب والا! جتنے بھی بھی یہاں پر ممبر موجود ہیں میں اپنے آپ کو ان سے حقیر سمجھتا ہوں اپنے آپ کو کم سمجھتا ہوں اور جتنے بھی بھائی بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں۔ لیکن میری کوشش یہ ہوگی کہ آپ کی خدمت ہو بہتر خدمت اس وقت ہو سکتی ہے جب ان مہربان ہاتھوں کا تعاون ہمارے ساتھ ہو آپ ہمارے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں گے اس لئے کہ اس تعاون میں بلوچستان کی خیر ہے۔ آپ بلوچستان کی حالت کا کیا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کو اٹھائیس سال گزر چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں بلوچستان کا ان لوگوں نے کیا حشر کیا ہے جا کر بلوچستان کے ان لوگوں کا حال دیکھئے جن کے کپڑوں پر ستر ستر پیوند لگے ہوئے ہیں۔ کیا یہی جمہوریت ہے؟ کیا ان کی قسمت میں پھٹے پرانے کپڑے اور غریبی ہے؟ کیا آپ کی صرف یہ جمہوریت ہے؟

جناب اسپیکر! ہمیں تعلیم کو عام کرنا ہے اور آپ لوگوں کو تعلیم کے زیور سے کیوں روک رہے ہیں۔ کیوں آپ ان کو صحت کی سہولیات سے روک رہے ہیں۔ کیوں آپ ان کو سڑکیں نہیں دے رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ کیا وہ سمجھ رہے ہیں کہ پاکستان کی افواج آئے گی اگر افواج بھی آئی وہ اپنے وطن میں آئے گی اپنے ملک میں آئے گی۔ پاکستان کے خطے میں آئے گی۔ چونکہ صرف یہی ڈر ہے کہ ان کا بھرم ٹوٹ جائے گا لوگ بیدار ہو جائیں گے اب جبکہ وقت بدل چکا ہے۔ حالات بدل چکے ہیں کہاں تک آپ ان لوگوں کو ان نعمتوں سے محروم کر سکو گے وقت ضرور آئے گا۔ لوگ ضرور بیدار ہوں گے جب لوگ بیدار ہوں گے۔ تو یہ بھرم خود بخود ٹوٹ جائے گا

جناب والا! آپ نے تحمل سے میری تقریر سنی ہے۔ انشاء اللہ ہم سب پاکستان کے لئے ہیں [illegible] کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور آخر میں دوبارہ یہ کہہ دوں کہ جو پریس کے لئے میں نے کہا تھا۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہہ دیا ہے کہ بلوچستان کی پریس کی کارکردگی ہمیشہ اچھی رہی ہے ایک ایک فرد نے تسلی بخش کام کیا ہے۔ جنگ اخبار ہو، مشرق ہو یا زمانہ ہو، بلوچستان ٹائمز ہو۔ یا دوسرے اخبار ہوں۔ میں تمام پریس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ان کا میرے ساتھ تعاون رہا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بلوچستان کے اندر یہ خصوصی بات ہے پریس والوں کے ساتھ میرا رابطہ ہے محبت ہے۔ خلوص ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں میرے پاس

الفاظ نہیں ہیں کہ میں ان کو کیسے داد تحسین دوں۔ میں نے داد تحسین دینے کے لئے لغات کو بھی دیکھا ہے کوئی ایسا موزوں لفظ میری نظر سے نہیں گزرا ہے جس سے میں پریس کے تعاون کا شکریہ ادا کروں۔ میں اس ایوان کے اندر بتلانا چاہتا ہوں کہ ایک روایت رہی ہے کے مطابق بلوچستان پریس نے کام کیا ہے اور اس سے دوسری پریس بھی ہدایات حاصل کریں گی۔ اے پی پی ہے، پی پی آئی۔ ریڈیو اور ٹی وی ہے میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس بجٹ کو ترتیب دیا ہے۔ اور ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ میں تمام سیکرٹریز، سیکرٹری خزانہ اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ساتھ ہی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کو تیار کرنے میں میری مدد کی ہے اور ایک جامع بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا ہے میں دیگر تمام وزراء کا جن میں وزیر زراعت، وزیر صحت، وزیر آبپاشی اور وزیر برائے اصلاحات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس طرح سے انہوں نے اپنے کام میں کارکردگی دکھائی ہے۔ وہ تسلی بخش ہے۔ وزیر تعلیم نے جنہوں نے ابھی محکمہ تعلیم کا چارج لیا ہے انہیں بھی جوہر دکھانے کا موقع ملے گا۔ میں اپنے چیف سیکرٹری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ لوگ کہیں گے کہ ایک چیف منسٹر ہو کر اپنے چیف سیکرٹری کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں کسی کام میں عار محسوس نہیں کرتا ہوں۔ ہم سب ایک ہیں۔ جب نور محمد جمالی کا واقعہ ہوا تھا میں نے ایک ایس ایچ۔ او سے بھی رابطہ رکھا میں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس سے میری عزت کم ہو جائے گی میں نے یہ نہیں دیکھا کہ روایات کیا ہیں آیا مجھے ایس۔ ایچ او سے رابطہ رکھنا چاہیئے یا نہیں میں نے تمام روایات توڑ ڈالیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ایک ایس۔ ایچ او کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ ایک ڈی ایس پی جتنا کام کر سکتا ہے اور میں اس کے لئے رات دن نہیں سویا ہوں میں نے سندھ کے آئی جی سے بھی رابطہ قائم رکھا۔ ان کی وزارت سے بھی رابطہ قائم رہا۔ ڈی سی جیکب آباد سے رابطہ قائم رکھا۔ میں نے اس سلسلے میں ڈی سی لاڑکانہ سے بھی رابطہ قائم کیا۔ غرض میں ہر افسر

سے رابطہ قائم رکھتا ہوں میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں چیف منسٹر ہوں اور ایک چھوٹے افسر سے کیوں رابطہ قائم رکھوں آپ دیکھیں یہ فخر کی بات ہے آپ کا چیف منسٹر چھوٹے افسروں سے بھی رابطہ قائم رکھتا ہے میں تمام افسران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھی تعاون کیا ہے۔ میں چیف سیکریٹری کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض تندھی سے سرانجام دیئے ہیں میں داد دینا چاہتا ہوں۔ نیز میں اپنے عملے کے ہر فرد کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

اگر آپ اچھا کام کریں گے تو آپ کو اچھا انعام ملے گا۔ اور اگر کوئی غلط کام بھی کرے گا اور میں غلط کام کرنے والوں کو اگر تھوڑی سزا بھی دے دوں تو اس کو اپنی بہتری سمجھتے ہوتے میرے ساتھ تعاون کریں۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:- میں جناب وزیراعلیٰ صاحب اور تمام اراکین اسمبلی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بجٹ اجلاس کے دوران اسمبلی کی کارروائی کو بخوبی سرانجام دیا اور ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مجھے آپ سب کا تعاون حاصل رہے گا۔

میں پریس گیلری کے تعاون کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اسمبلی کی کارروائی کی صحیح رپورٹنگ کی ہے اور اجلاس کی کارروائی کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے آئندہ بھی آپ سب کے تعاون سے ہم اسمبلی کی کارروائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہیں گے

معزز اراکین! اب سکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں گے

Mr. Akhtar Husain Khan,
Secretary, Provincial Assembly.

"In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Retired) Muhammad Musa, H. J. Governor of Baluchistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Baluchistan with immediate effect."

مسٹر اسپیکر:- جناب گورنر بلوچستان کے حکم کے بموجب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر اسمبلی
کا
اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے
ملتوی ہو گیا)